الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

سیریل نمبر	8554	نام	حفیظ اللہ خان
فتویٰ نمبر		پتہ	بنوں، صوبہ خیبر پختونخواہ
تاریخ	6/1/2010	موضوع	طلاق
ای میل		کاتب	شہزادہ

جناب محترم مفتیان کرام صاحبان ! السلام علیکم

سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ آنجناب سے ایک مسئلہ کے بارے میں شریعت کی روشنی میں معلومات حاصل کرنی ہے

مسئلہ یہ ہے کہ ایک لڑکے کا ایک لڑکی سے شرعی گواہان کی موجودگی میں نکاح ہوا اب لڑکی شادی سے انکاری ہے مسئلہ عدالت (فیملی کورٹ) میں زیر بحث ہے اب جج صاحب کی کو طلاق یا خلع دلوا سکتی ہے خواں لڑکا راضی ہو یا نہ ہوں اگر لڑکا راضی ہو تو کیا حکم ہے اور اگر راضی نہ ہو تو پھر کیا حکم ہے؟

دوسرا مسئلہ یہ کہ اگر لڑکی لڑکے سے طلاق مانگتی ہے تو وہ حق مہر کی حقدار ہو گی یا نہیں اگر شادی ہوئی ہوں تو کیا حکم ہے اور اگر نہ ہوئی ہو تو پھر کیا حکم ہے؟؟؟ بینوا وتوجروا

پتہ: مکان نمبر C/537 محلہ عبد اللہ جان وکیل، نزد زنانہ ہسپتال، ضلع بنوں، صوبہ خیبر پختونخواہ، پاکستان، پوسٹ کوڈ 28100

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) واضح رہے کہ خلع بھی دوسرے عقود کی طرح ایک عقد ہے جس میں فریقین کی رضامندی لازمی ہے لھذا اگر مذکور عورت خلع لینا چاہتی ہو تو وہ اپنے شوہر کو مہر یا کسی دوسری چیز کے بدلے خلع یا طلاق پر راضی کرے اور یہ کہے کہ مجھے حقِ مہر یا فلاں چیز کے عوض خلع دیدیں اور شوہر تحریری طور پر یا زبانی بیوی کے مطالبۂ خلع کو قبول کرلے اس سے شرعاً بھی خلع واقع ہو جائے گا اور اس کے نتیجے میں مذکور عورت پر ایک طلاقِ بائن پڑ جائے گی جس کی عدّت (تین ماہواریاں) گزار کر وہ دوسری جگہ شادی کرنا چاہے تو کرسکتی ہے۔ ورنہ فقط فیملی کورٹ سے یکطرفہ خلع لینے سے شرعاً خلع واقع نہیں ہو گا البتہ شوہر یا اس کا وکیل کورٹ میں حاضر ہو کر اپنی مرضی سے خلع دیدے تو اس طرح بھی خلع واقع ہو جائے گا۔

کما فی المبسوط : والخلع جائز عند السلطان وغیرہ
لأنہ عقد یعتمد التراضی کسائر العقود الخ (ص۱۷۳ ج ۶)
وفی الھندیۃ : اذا تشاق الزوجان وخافا أن
لا یقیما حدود اللہ فلا بأس بأن تفتدی نفسھا منہ بمال یخلعھا
فاذا فعلا ذلک وقعت تطلیقۃ بائنۃ ولزمھا المال (ص۴۸۸ ج ۱)

(۲) عورت اگر شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس سے وہ اپنے حقِ مہر سے محروم نہیں ہوتی البتہ مدخول بھا اور غیر مدخول بھا میں فرق ہے طلاق قبل الدخول وعدمِ خلوتِ صحیحہ کی صورت میں نصف مہر جبکہ مدخول بھا اور خلوتِ صحیحہ جن سے ہو چکی ہو وہ پورے مہر کی حقدار ہوتی ہے۔

—— (جاری ہے)۔

كما في الهندية: والمهر يتأكد بأحد معان ثلاثة الدخول والخلوة الصحيحة وموت أحد الزوجين (ص ٣٠٣ ج ١)

وفي الدر: (و) يجب (نصف بطلاق قبل وطء أو خلوة) (ص ١٠٤ ج ٣) والله أعلم بالصواب

شيرزاده عفا الله عنه
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
١٨ رجب المرجب ١٤٣١ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
٢٢ رجب المرجب ١٤٣١ھ

الجواب صحیح
عبد اللہ شوکت
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
٢٢ رجب ١٤٣١ھ

رئیس

٨٥٥٢
٦/٦/١٠